بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصےٰ

و لقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر

BADR QADIAN

ای جہان منتظر خوش باش کہ مدلستان | رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸ | آں مسیح وقت آخر مہدی آخر زمان

نمبر ۱۰ ۔ سلسلہ الجدید جلد ۲

۱۲ ۔ محرم سنہ ۱۳۲۴ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ مطابق ۹ ۔ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء

جمعۃ المبارک

نمبر ۔ البدر جلد ۵

چہ گویم باتو گر آئی بہ ما در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ ۔ عـــہ

معاونین درجہ اول جن کو دو روپیہ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے } صہ

معاونین درجہ دوم جن کو عہ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے } للعہ

معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی عہ ۱۲ ار

عام قیمت بعد سے فی پرچہ ۲ ر جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار ادا نہ فرمائیں گے ۔ ان سے بحساب بعد لیجاویگی ۔ نمونہ کے پرچہ کیواسطے ٹکٹ آنا چاہئیے ۔ خط و کتابت کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہئیے ۔ جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہئیے بعد میں نہیں مل سکیگا ۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید زر نہ دی جاوے گی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہئیے ۔ مینیجر

لوکل ... عہ ۔ افریقہ ...... صہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا | مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم | ہم برین از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست | بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام | دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن | جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام | ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست | زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود | آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال | وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست | ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک وز خبرہائے معاد | ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است | منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست | منکر آں مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین | آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست | ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
یک سر مو دوری از آں عالی جناب | نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا ۔ دوم ۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا ۔ چہارم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا ۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم ۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر و یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کو قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیرے گا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائیگا اور قرآن کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم ۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم ۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا ۔ دہم ۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

اطلاع ۔ اخبار بدر کے متعلق کوئی خط و کتابت یا رسید زر حضرت مسیح موعود کے نام نہیں ہونی چاہئیے ۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ۔ ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۔ دو بار ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا ۔ اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا ۔ اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۔ دو بار ۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں تو میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

زلزلہ کی پیشگوئی

دوستو! جاگو کہ اب پھر زلزلہ آنیکو ہے ✦ پھر خدا قدرت کو اپنی جلد دکھلانیکو ہے
وہ جو ماہ فروری میں تم نے دیکھا زلزلہ ✦ تم یقین سمجھو کہ وہ اک زجر سمجھانیکو ہے
آنکھ کے پانی سے یارو کچھ کرو اس کا علاج ✦ آسمان اے غافلو اب آگ برسانیکو ہے

اے عزیزو! آپ لوگوں نے اس زلزلہ کو دیکھ لیا ہوگا۔ جو ۲۸ - فروری ۱۹۰۶ء کی رات کو ایک بجے کے بعد آیا تھا۔ جس کی نسبت خدا تعالیٰ نے اپنی وحی میں فرمایا تھا۔ پھر بہار آئی۔ خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔ چنانچہ میں نے یہ پیشگوئی رسالہ الوصیت کے صفحہ ۳ و ۴ و ۱۴ میں اور نیز اپنے اشتہارات اور اخبار الحکم اور بدر میں شائع کردی تھی سو الحمد للہ والمنۃ کہ اسی کے مطابق عین بہار کے ایام میں یہ زلزلہ آیا۔ لیکن آج یکم مارچ ۱۹۰۶ء کو صبح کے وقت پھر خدا نے یہ وحی میرے پر نازل کی جس کے یہ الفاظ ہیں زلزلہ آنے کو ہے اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ وہ زلزلہ جو قیامت کا نمونہ ہے وہ ابھی آیا نہیں بلکہ آنیکو ہے اور یہ زلزلہ اس کا پیش خیمہ ہے جو پیشگوئی کے مطابق پورا ہوا کیونکہ جیسا کہ میں نے رسالہ الوصیت کے صفحہ ۳ و ۱۴ میں قبل از وقت لکھا تھا صرف ایک زلزلہ کی پیشگوئی نہیں بلکہ کئی زلزلوں کی نسبت خدا نے مجھے اطلاع دی تھی سو یہ زلزلہ تھا جس کا موسم بہار میں آنا خدا تعالیٰ کی وحی کے مطابق ضروری تھا سو آگیا اور ممکن ہے کہ وہ موعود زلزلہ قیامت کا نمونہ بھی موسم بہار میں ہی آوے اس لئے میں مکرراً اطلاع دیتا ہوں اور متنبہ کرتا ہوں کہ جہاں تک میرا خیال ہے وہ دن دور نہیں ہے۔ توبہ کرو اور پاک اور کامل ایمان اپنے دل میں پیدا کرو اور ٹھٹھا کرنیوالوں کی مجلسوں میں مت بیٹھو۔ تا تم پر رحم ہو۔ یہ مت خیال کرو کہ ہم اس سلسلہ میں داخل ہیں میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ ہر ایک جو بچایا جائیگا اپنے کامل ایمان سے بچایا جائیگا۔ کیا تم ایک دانہ سے سیر ہو سکتے ہو؟ یا ایک قطرہ پانی کا تمہاری پیاس بجھا سکتا ہے؟ اسی طرح ناقص ایمان تمہاری روح کو کچھ بھی فائدہ نہیں دے سکتا۔ آسمان پر وہی مومن لکھے جاتے ہیں جو وفاداری سے اور صدق سے اور کامل استقامت سے اور فی الحقیقت خدا کو سب چیز پر مقدم رکھنے سے اپنے ایمان پر مہر لگاتے ہیں۔ میں سخت دردمند ہوں کہ میں کیا کروں اور کس طرح ان باتوں کو تمہارے دل میں داخل کردوں اور کس طرح تمہارے دلوں میں ہاتھ ڈال کر گند نکال دوں۔ ہمارا خدا نہایت کریم و رحیم اور وفادار خدا ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص کوئی حصہ خیانت کا اپنے دل میں رکھتا ہے اور عملی طور پر اپنا پورا صدق نہیں دکھلاتا۔ تو وہ خدا کے غضب سے بچ نہیں سکتا۔ سو تم اگر پوشیدہ بیج خیانت کا اپنے اندر رکھتے ہو تو تمہاری خوشی عبث ہے اور میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم بھی ان لوگوں کے ساتھ ہی پکڑے جاؤگے۔ جو خدا تعالیٰ کی نظر کے سامنے نفاق کا کام کرتے ہیں بلکہ خدا پہلے تمہیں ہلاک کریگا۔ اور بعد میں ان کو۔ تمہیں آرام کی زندگی دھوکہ نہ دے کہ بے آرامی کے دن نزدیک ہیں اور ابتدا سے جو کچھ خدا تعالیٰ کے پاک نبی کہتے آئے ہیں وہ سب ان دنوں میں پورا ہوگا۔ کیا خوش نصیب وہ شخص ہے جو میری بات پر ایمان لاوے اور اپنے اندر تبدیلی پیدا کرے۔ اور کیا بد نصیب وہ شخص ہے جو بڑھ بڑھ کر دعوے کرتا ہے کہ میں اس جماعت میں داخل ہوں مگر خدا اس کے دل کو ناپاک اور دنیا سے آلودہ اور خباثتوں سے بھرا ہوا دیکھتا ہے۔ اس کے بعد تم لوگوں سے جھگڑا مت کرو اور دعا میں مشغول رہو۔ ٹھٹھے اور ہنسی سے پرہیز کرو۔ اور کسی کو دکھ مت دو۔ اور ڈرتے رہو جب تک وہ خوفناک دن آوے جس کا وعدہ دیا گیا ہے۔ تمہیں یہ بھی ضروری نہیں کہ اس خوفناک دن سے پہلے کسی اخبار یا اشتہار کا جو اس پیشگوئی کی تکذیب کے بارے میں لکھا گیا ہو رد کرو کیونکہ اب خدا ان تکذیبوں کا آپ جواب دیگا نیکی کرو۔ بھلائی کرو۔ صدقہ دو۔ راتوں کو اٹھ کر اپنے یگانہ خدا کو یاد کرو۔ اور اگر گالیوں کا پہاڑ بھی تم پر ٹوٹ پڑے۔ تو ان کی طرف نظر اٹھا مت دیکھو۔ خدا کے غضب کے دن سے فرشتے بھی کانپتے ہیں۔ سو تم ڈرتے رہو۔ ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ہم محسنون۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ۔

المشتہر

میرزا غلام احمد مسیح موعود از قادیان ضلع گورداسپور

(یہ اشتہارات تقسیم کرنے کے واسطے اگر کوئی دوست طلب کریں تو [illegible] سینکڑہ کے حساب سے دفتر بدر سے مل سکتے ہیں)

خداوند فرمایا ... گوسالہ پرستی کی خبر دی تھی اور ... کہ واپس آئے ... کئی روز لگ گئے پس بہرحال گوسالہ ... دن بعد جلایا گیا۔ حالانکہ بیدارس کی بلندی ... اول ... کے ... تک تھا کہ اس پہاڑ کی بلندی نصف میل ہوگی ... ہے۔ اور یہودیوں کی پرانی کتاب ... میں ہی لکھا ہوا ہے۔ کہ قل جبال الا دض طوں ... لا عنظم عند الله قدس أ ... منك ۔ بہرطرف یہ کہ تورات خروج ۱۹ پ میں ہے اور خداوند نے موسیٰ سے کہا کہ لوگوں کے پاس جا اور آج اور کل میں انہیں پاک کر اور ان کے کپڑے دہلوا اور تیسرے دن تیار رہیں۔ کہ خداوند تیسرے دن سارے لوگوں کی نظر میں کوہ سینا پر اتر آئیگا۔ ۱۰ - ۱۱۔ تب موسیٰ پہاڑ سے اتر کر لوگوں کے پاس گیا اور اس نے لوگوں کو پاک صاف کیا۔ انہوں نے اپنے کپڑے دہلوائے ... نے لوگوں سے کہا کہ تیسرے دن طیار رہو۔ جورؤوں سے ... ۱۴ - ۱۵۔ اور اس سے صاف ثابت ہے کہ دن کے اندر وہ واپس آگئے تھے۔ اور ابھی اس قدر وقت باقی تھا کہ انہوں نے کپڑے ہی دہلوائے۔ بلکہ اسی باب کی آیت ۲۰ سے ۲۵ تک پڑھو۔ تو صاف پتہ لگتا ہے۔ کہ ایک ہی دن میں اوپر جاتے اور پھر نیچے آجاتے تھے۔ بلکہ مولوی صاحب نے خروج ۳۲ پ کی عبارت نقل کی ہے۔ اس میں یہ تو آگیا ہے۔ کہ انہوں عید منائی اور گوسالہ کے آگے قربانیاں کین۔ اور کھانے پینے کو بیٹھے۔ اور کھیلنے کو اٹھے۔ تب خدا نے موسیٰ کو کہا اتر جا۔ اس کے بعد آیت ۱۵ سے اترنے کا حال یہ لکھا ہے اور موسیٰ پہاڑ سے پھر کر اتر گیا۔ اور جب یشوع نے لوگوں کی آواز جو پکار رہے تھے سنی۔ تو موسیٰ سے کہا کہ لشکر گاہ میں لڑائی کی آواز ہے۔ موسیٰ بولا یہ تو نہ فتح کے شور کی آواز نہ شکست کے شور کی آواز۔ بلکہ گانے کی آواز میں سنتا ہوں۔ اور یوں ہوا کہ جب وہ لشکر گاہ کے پاس آیا اور بچھڑا اور راگ ناچ دیکھا۔ پس یہ عبارت صاف صاف بتلاتی ہے۔ کہ ابھی عید کے کھیل راگ ناچ میں مشغول تھے۔ کہ حضرت موسیٰ واپس آ گئے تھے۔ (۲) یا وہ اعتراض ایسا ہو تاکہ براہ راست کسی مسلم نبی یا اس کے مسلم حال پر وارد ہوتا ہے۔ جیسا کہ یہی امرتسری مولوی صاحب لیکھرام والی پیشگوئی پر اعتراض کرتے ہیں۔ کہ لیکھرام کی نسبت مرزا صاحب کی یہ پیشگوئی تھی۔ کہ اس کی موت خارق عادت عذاب کے ساتھ ہوگی۔ اور اس پر کوئی خارق عادت عذاب نہیں اترا بلکہ وہ ایک چھری سے قتل ہوا ہے۔ اور ایسی واردات عموماً ہوا کرتی ہیں۔ یہ نہ کوئی ہیبت ناک عذاب ہے اور نہ خارق عادت موت ہے حالانکہ مولوی صاحب کا یہ اعتراض بعینہ جنگ بدر پر وارد ہوتا ہے۔ کیونکہ قرآن مجید سے صاف ثابت ہے۔ کہ کفار کا قتل عذاب تھا۔ جیسا کہ فرمایا ہے۔ قاتلوهم يعذبهم الله بايديكم پھر یہ بھی ثابت ہے۔ کہ بدر میں ان کا قتل ہونا ایک عظیم الشان معجزہ اور خارق عادت تھا۔ جیسا کہ خداوند کریم کے اس قول سے ثابت ہوتا ہے۔ ما رميت اذ رميت ولكن الله رمى۔ پھر خدا نے اس کو بالخصوص فرقان فرمایا ہے اور بہت سے مقاموں میں اس فرقان کو حضرت موسیٰ کے فرقان اور اس کے مقتولوں کو فرعون اور آل فرعون سے مشابہ بتایا ہے پس جس طرح حضرت موسیٰ کا فرقان معجزہ تہا۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرقان بھی معجزہ ہے۔ پھر خداوند کریم اس کا نام بھی وہی بتایا ہے۔ جو کہ شریعت اور لسان قرآن میں معجزات وخوارق کا نام ہے چنانچہ فرمایا۔ لقد كان لكم آية في فئتين التقتا۔ اور اہل اسلام اس کو معجزہ اور خوارق عادت مانتے بھی ہیں۔ پس اگر خوارق عادت کے یہی معنے ہیں۔ جو مولوی صاحب نے لے کر حضرت مرزا صاحب پر اعتراض کیا ہے۔ تو پھر یہ اعتراض براہ راست آنحضرت ص (فداہ ابی وامی) پر وارد ہوتا ہے بلکہ حضرت اقدس ع کے الہام میں تو کوئی لفظ ایسا نہیں جو کہ بتاتا ہو۔ کہ وہ عذاب خارق عادت ہوگا۔ فقط نصب و عذاب موت وقتل کا ذکر ہے اور بدر کی نسبت تو خدا کے کلام میں موجود ہے۔ ہاں حضرت اقدس کے اپنے کلام میں یہ الفاظ ہیں۔ (جو معمولی تکلیفوں سے نرالا اور خارق عادت اور اپنے اندر الٰہی ہیبت رکھتا ہو۔) اور یہ عبارت اپنا مطلب خود بتاتی ہے کہ وہ عذاب ان معمولی اور معتاد تکلیفوں سے نہ ہوگا۔ کہ جن سے عادت کوئی انسان خالی نہیں ہوتا جیسا کہ سر درد وغیرہ۔ کیونکہ ایسی تکلیفوں کی نسبت پیشگوئی کچھ قابل قدر نہیں ہوتی۔ بلکہ ایسی تکلیفوں سے وہ بالا تر ہوگا۔ ہاں جن معنے سے جنگ بدر کا قتل خارق عادت عذاب ہے۔ ان معنوں کی رو سے لیکھرام کا قتل بھی خارق عادت ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ خدا کے فرستادہ نے مدتوں پہلے قتل کی خبر دی اور پھر متحدیانہ طور پر دی اور پھر محض خدا کی تائید سے پوری ہوئی۔ اور بے شک یہ معجزہ اور خارق عادت ہے۔ اور اس کی نظیر بجز معجزات انبیاء کے ہرگز ہرگز نہیں پائی جاتی۔ ہاں نامعقول مولویوں کے فتووں سے بے شک ایسی وارداتیں ہوتی رہتی ہیں۔ پر مذکورہ بالا دو قتلوں کی نظیر ہرگز نہیں پائی جاتی۔ پس جب ان کے اعتراضوں کا یہ حال ہے۔ تو کیا بتاؤں کچھ مدت تک دنیا پر پوشیدہ رہ سکتے ہیں۔ یا ساری دنیا کی آنکھیں وہ بند کر سکتے ہیں۔ یا سب دنیا تعصب کی ظلمت میں پھنسی ہوئی ہے یا اگر وہ اپنے اعتراض کے پردہ سے صداقت کے آفتاب کو چھپانا چاہیں۔ تو وہ چھپ سکتا ہے کیا اگر ہمالیہ کے پاس کے رہنے والے ایک متعصب اور جغرافیہ سے ناواقف بلکہ یہودیوں کی ایک معمولی کتاب سے بے خبر نے۔ طور سینا کو کوہ ہمالیہ کی اونچی سے اونچی چوٹی پر قیاس کر کے یقینی طور پر یہ کہہ دیا کہ موسیٰ کے واپس آنے میں بھی کئی روز لگ گئے اور جس کتاب کا حوالہ دیا۔ اس کے آگے پیچھے کو بھی نہ دیکھا۔ تو ایک منصف باخبر بھی اس جہالت میں اس کی ہاں میں ہاں ملا کر اپنی پردہ پوشی کریگا۔ یا عرب کی وہ عبا قبا جبہ جو اس کی پردہ دری کے لئے کافی ہیں۔ دنیا پر پوشیدہ رہ سکتی ہیں۔ یا اگر کسی نے تعصب سے اندھا ہو کر ایسا اعتراض کیا۔ جو مسلم راستبازوں پر وارد ہوتا ہو تو ان کو ماننے والے ایسے اعتراض کو حق بجانب تسلیم کریں گے۔ یا سب دنیا کی آنکھوں پر تعصب کا پردہ ہے۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ جیسا کہ میں نے پہلے ذکر کیا ہے۔ یہ اعتراض طالب حق کے لئے ہدایت کے راہ پر ہو جاتے ہیں۔ بلکہ میرا تجربہ ہے کہ بہت سے لوگ جو حضرت اقدس ع کی بیعت میں داخل ہوتے ہیں۔ ان کے لئے ابتدائی محرک ایسے اعتراض ہی ہوا کرتے۔ لہذا جب تک کوئی اور محرک ہو تو ہم لوگ ان کے واہیات اعتراضوں کے جواب پر اپنا وقت ضائع نہیں کرتے۔

چنانچہ اس وقت میں مولوی ثناء اللہ صاحب کے جس اعتراض کا جواب لکھنے لگا ہوں وہ میں نے مدت سے سنا ہوا ہے لیکن کبھی میرے وہم وگمان میں ہی نہیں گزرا تھا کہ میں بالکل اور اس کا جواب لکھے یا یہ کہ لکھنا چاہئے۔ اور اس وقت اس کی تحریک یوں ہوئی۔ کہ کسی شخص نے میرے ایک دوست سے اس کا جواب دریافت کیا تھا۔ اور بوجہ کم فرصتی کے اس نے مجھے دیدیا۔ اب میں پہلے اس اعتراض کو لکھتا ہوں اور پھر جواب لکھونگا۔ اعتراض کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ مرزا صاحب نے غلام دستگیر قصوری کی موت کو اپنی صداقت پر دلیل قرار دیا ہے۔ حالانکہ اس کی کتاب میں یہ دعا ہرگز نہیں ہے کہ اگر میں حق پر ہوں۔ تو مرزا صاحب پہلے مر جاویں اور اگر وہ حق پر ہیں۔ تو میں پہلے مر جاؤں۔ بلکہ اس کی کتاب میں اسی قدر ہے۔ کہ مرزا اور مرزائیوں کو ہلاک کر اور بس۔ اور استدلال تب ہی صحیح ہو سکتا ہے۔ کہ وہ اپنے لئے بھی دعا کرتا۔

الجواب۔ اس اعتراض کے جواب میں دو امر پر نظر کرنا ضروری ہے۔ اول یہ کہ قصوری کی موت سے حضرت مرزا صاحب کی صداقت پر استدلال کرنے میں ضروری ہے کہ قصوری اپنے لئے بھی ویسی ہی موت کی بد دعا کرے۔ جیسی کہ اس نے حضرت مرزا صاحب کے لئے کی ہے۔ یا کہ فقط مرزا صاحب کے لئے بددعا کرنا ہی استدلال کے لئے کافی ہے۔ دوم یہ کہ اگر ضروری ہے۔ تو کیا قصوری کی کتاب سے یہ ثابت ہے یا نہیں۔ امر اول کی نسبت میں علی وجہ البصیرت کہتا ہوں۔ کہ ہرگز ضروری نہیں ہے۔ کیونکہ حضرت اقدس نے بھی یہ لکھا ہے کہ اگر آپ اس قدر دعائیں کریں۔ کہ زبانوں میں زخم پڑ جاویں اور اس قدر رو رو کر سجدوں میں گریں کہ ناک گھس جائے اور آنسوؤں سے آنکھوں کے حلقے گل جاویں اور پلکیں جھڑ جاویں۔ اور کثرت گریہ زاری سے بینائی کم ہو جاوے اور آخر دماغ خالی ہو کر مرگی پڑنے لگے یا مالیخولیا ہو جاوے۔ تب بھی وہ دعائیں سنی نہیں جاویں گی۔ کیونکہ میں خدا سے آیا ہوں۔ جو شخص میری پر بددعا کریگا۔ وہ بددعا اسی پر پڑیگی۔ اب ہم اس کی مطابق دیکھتے ہیں کہ کیا قصوری نے حضرت اقدس پر موت کی

لہ۔ اگر عیسائیوں کے موافق کوہ سینا ہی تسلیم کیا جاوے تو اس کی بلندی بھی ایک میل ۳۰۴ گز ہے۔

بدعا کی ضرور کی اور معترض بھی اس کو تسلیم کرتا ہے۔
کیا امام محمدؐ کی دعا کی طرح قصوری کی یہ بددعا حضرت مرزا صاحب پر وارد ہوئی یا کہ حضرت مرزا صاحب کے متحدیانہ دعوے اور پیشگوئی کے موافق خود قصوری پر اُلٹ پڑی۔ حضرت مرزا صاحب پر ہرگز نہیں پڑی۔ وہ اللہ کے فضل سے کامیاب زندہ ہیں۔ بلکہ حضرت اقدس کے دعوے کے مطابق خود قصوری پر اُلٹ پڑی کہ وہ اپنے کامیاب دشمن کے سامنے ناکام مرگیا اور اپنی موت سے اپنے دشمن کے متحدیانہ دعوے کو ثابت کرکے اس کی صداقت پر دائمی شہادت چھوڑ گیا۔ اور ہمارا یہ دعوے (کہ قصوری کی موت سے حضرت مرزا صاحب کے من جانب اللہ ہونے پر استدلال کرلیں کچھ ضرورت نہیں کہ قصوری نے اپنے لئے بھی موت کی بددعا کی ہو) قرآن مجید سے بھی ثابت ہے بلکہ حضرت مرزا صاحب نے تو کم از کم بددعا کا ذکر تو کیا ہے۔ لیکن قرآن مجید نے ان لوگوں کی موت کو بھی اپنے راست باز بندوں کی صداقت کی دلیل قرار دیا ہے۔ جو کہ ان راستبازوں کی ہلاکت اور دوائر کا انتظار اور تربص کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ سید المرسلین اور خاتم النبین کو یہ پُر تحدی جواب سکھاتا ہے۔ فانتظروا انی معکم من المنتظرین۔ ونحن نتربص بکم ان یصیبکم اللّٰہ بعذاب من عندہ او بایدینا فتربصوا انا معکم من المتربصین۔ علیہم دائرۃ السوء وغیر ذالک۔ پس اگر قرآن کی تبلائی ہوئی مذکورہ بالا دلیل کے لحاظ سے قصوری کی موت کو دیکھا جاوے۔ تو بھی وہ حضرت مرزا صاحب کے منجانب اللہ ہونے پر دلیل بیّن اور برہان ساطع ہے کیونکہ اس کی دعا کا مفہوم جسقدر کہ معترض کو بھی مسلم ہے اس کے منتظر ہلاکت مرزا صاحب اور متربص ہونے کا کافی مثبت اس کی بددعا ہے۔ اور اس کے بعد اس کا ناکام مرجانا حضرت مرزا صاحب کے منجانب اللہ ہونے پر دلیل ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید نے بیان فرمایا ہے۔ پس جب یہ ثابت ہوگیا کہ استدلال مذکور میں یہ ضروری نہیں کہ قصوری اپنے لئے بھی دعا کرے لہذا اب اُس کو ثابت کرنے کی بھی ضرورت نہیں۔ کہ اس نے اپنے لئے بھی بددعا کی ہے۔ پر باوجود اس کے میں بتاؤں گا۔ کہ قصوری نے اپنے لئے بھی بددعا موت کی ہے۔ اور یقیناً کی ہے۔ اس کے ثابت کرنے کے لئے میں آیت مباہلہ کی طرف توجہ دلاتا ہوں اور اس کے قابل توجہ الفاظ یہ ہیں۔ ثم نبتھل فنجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ یہاں پر نہ تو میں کا ذکر ہے نہ تم۔ مگر کا نام و نشان ہے۔ بلکہ اس کا مطلب صرف اس قدر ہے کہ جو فی الواقعہ اور عند اللہ کاذب ہیں۔ ان پر لعنت کریں اور ظاہر ہے کہ اس مباہلہ پر بلانے والا نبی بلکہ خاتم الانبیاء ہے جس کو اپنے صادق ہونے کا یقین کامل ہوتا ہے اور کاذب ہونیکا وہم و گمان تک نہیں ہوتا اور فریق ثانی بھی تب ہی مباہلہ پر جرأت کرسکتا ہے۔ کہ اس کو اپنے صدق کا یقین ہو۔ اور نبی کو کاذب خیال کرتا ہو۔ ورنہ وہ مباہلہ پر ہرگز جرأت نہیں کرسکتا یہی وجہ ہے کہ جن کو آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مباہلہ پر مدعو فرمایا تھا۔ چونکہ وہ اپنے آپ کے صدق اور آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کذب پر یقین نہ رکھتے تھے۔ لہذا مباہلہ کے میدان میں آنے کی جرأت نہ کرسکے تھے اس سے صاف ثابت ہے کہ جو دو فریق مباہلہ کریں گے۔ ان میں سے ہر ایک کا یہی یقین ہوگا کہ الکاذبین کا مصداق میں نہیں ہوں بلکہ فریق مقابل ہے اور ان کی بددعا کا یہ مطلب ہوگا کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ جو کہ یقیناً فریق مخالف ہے۔ لیکن باوجود اس کے پھر بھی یہ بددعا عام رہی کیونکہ اس کی علت کذب واقعی قرار دیا ہے نہ وہ جو کسی فریق کے اعتقاد یا الفاظ میں ہو پس جس میں یہ کذب واقعی ہوگا اس پر یہ بددعا پڑیگی۔ بلکہ اگر کوئی فریق یہ کہے۔ کہ اے اللہ میرے مقابل کو لعنۃ اللہ علی الکاذبین کا مورد بنا تو چونکہ یہاں پر بھی کذب واقعی علت قرار دیا گیا ہے۔ جو کہ مقابل کے ساتھ مختص کیا بلکہ اب تک یہ بھی ثابت نہیں ہوا۔ کہ اس میں ہے بھی۔ اور زبان اور شریعت میں یہ قاعدہ مسلم رکھا گیا ہے کہ جب مورد خاص ہو اور علت حکم عام ہو تو حکم عام رہتا ہے۔

لہذا یہ دعا مقابل کے ساتھ مخصوص نہ ہوگی بلکہ جس میں کذب واقعی پایا جائیگا۔ (خواہ وہ مقابل ہو یا خود داعی ہو) اس کو شامل رہیگی اس تمہید کے بعد قصوری کی طرف متوجہ ہوتے ہیں قصوری نے اپنی کتاب کے صفحہ ۱ سطر ۹ سے صفحہ ۲ سطر ۱۰ تک بیان کیا ہے کہ میں مرزا صاحب کے ساتھ مباہلہ کرنے کے لئے اپنے فرزندزادوں کو لیکر لاہور مقام مباہلہ پر آیا اور سب شرائط بھی میں نے منظور کرلئے تھے۔ لیکن جب مرزا صاحب نے یہ جواب کسی کی معرفت دیا کہ خطوط کا اعتبار نہیں پہلے اشتہار دو۔ تب ہم مباہلہ کریں گے۔ تو اس وقت میں نے یقین کرلیا کہ یہ اشتہاری ہیں اور میں مایوس ہوکر واپس چلا گیا پھر اس کتاب کے صفحہ ۲۶ و ۲۷ پر لکھتا ہے جیسا کہ تو نے ایک عالم ربانی حضرت محمد طاہر مؤلف مجمع بحار الانوار کی دعا اور سعی سے اس مہدی کاذب اور جعلی مسیح کا بیڑا غارت کیا تھا ویسا ہی دعا و التجا اس فقیر قصوری سے مرزا قادیانی اور اس کے حواریوں کو ۔ ۔ ۔ مورد اس آیت قرآنی کا بنا۔ فقطع دابر القوم الذین ظلموا والحمد للہ رب العالمین الخ۔ اب ہم اس آیت پر غور کرتے ہیں کہ جس کے مصداق بنانے کی قصوری نے دعا کی ہے۔ ظاہر ہے کہ اس میں بھی نہ تو میں ہے نہ اگر گر ہے اور قطع دابر کی علت الذین ظلموا یعنی ظلم واقعی قرار دیا ہوا ہے جس کی نہ تو داعی کو ساتھ خصوصیت ہے۔ اور نہ مدعو علیہ کے ساتھ ہے اور نہ اس کی مورد بنانیکا یہ مطلب ہے کہ پہلے الذین ظلموا کا اُس کو مورد بنا اور پھر قطع دابر کا بلکہ یہ ہے کہ جو الذین ظلموا کا مورد ہے اس کا قطع دابر کر ہاں جس طرح ہر ایک فریق مباہل کے نزدیک الکاذبین کے مفہوم عام کا مورد خاص فریق مقابل ہوتا۔ اسی طرح قصوری کے نزدیک الذین ظلموا کے مفہوم عام کا مورد خاص مرزا صاحب ہیں لیکن جس طرح لعنۃ اللہ علی الکاذبین اپنے مفہوم اور علت کے عموم کی وجہ سے عام بددعا ہے اور خصوص مورد اس کے عموم کو باطل نہیں کرسکتا۔ خواہ وہ تخصیص نیت و اعتقاد میں ہو یا الفاظ میں ہو اسی طرح اللھم اقطع دابر القوم الذین ظلموا بھی اپنے مفہوم اور علت کے عموم کے لحاظ سے عام بددعا ہے جو کہ فریقین میں سے ہر ایک کو شامل ہوسکتی ہے اور مورد خاص کی تخصیص اس عموم کو باطل نہیں کرسکتی خواہ نیت و اعتقاد تک محدود ہے یا الفاظ میں بھی کی جاوے۔ ہاں اگر کوئی قصوری کی تخصیص کو سب اہل زبان اور رسول اور خدا تعالیٰ کی تخصیص سے زیادہ قوی تسلیم کرتا ہو جو سب قواعد کو پامال کرسکتی ہو ... اس پر کچھ نہ کہہ سکتی ہو اور پھر تخصیص بھی ایسے مورد کی کہ اس کی خود بد دعا اور واقعہ شہادت دیتے ہیں کہ علت بددعا اس میں موجود نہیں تو یہ اس کا اختیار ہے لیکن ابھی ہم اس بات کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں غرض کہ جن قواعد کے مطابق خدا اور رسول اور انسانوں کے کلام کے معنے کئے جاتے ہیں ان کے لحاظ سے قصوری کی اس بددعا کا خلاصہ یہ ہوتا ہے کہ اے ارحم الراحمین تو القوم الذین ظلموا (ظالم لوگوں) کا جو واقعی مصداق ہے اس کا قطع دابر کر دے اور وہ میرے نزدیک یقیناً مرزا ہے۔

اور جب کہ آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں بھی روایت بالمعنے کثرت کے ساتھ موجود ہے۔ جو کہ علاوہ عامل شریعت ہونے کے من کذب علی متعمداً کا سخت وعید بھی اپنے ساتھ رکھتی ہے تو اگر تفصیل کی غرض سے قصوری کی عام بددعا کی روایت بالمعنے کردی تو کونسا نقص لازم آگیا۔ اور چونکہ موت تو ہر ایک پر آنیوالی ہے۔ لہذا ایسی بددعاؤں میں عرفاً یہی معتبر ہے کہ فریق ثانی سے پہلے مرجاوے نہ یہ کہ کبھی مر جاوے اسی وجہ سے خداوند تعالیٰ نے ایسے عذابوں میں بھی وانتم منظرون۔ فرمایا ہے اور یہ مسلم قاعدہ ہے کہ المعروف کالمشروط اور خداوند کریم وامر بالعرف فرماتا ہے تو اگر اس معروف اور معتبر شرط کو ظاہر کردیا۔ تو کونسا نقص ہوگیا ہر ایک عقلمند غور کرسکتا ہے۔ کہ اگر قصوری کی اس عام بددعا کی تفصیل کریں تو بجز اس کے اور کیا ہوگی کہ اگر میں ظالم ہوں یا حق پر نہیں ہوں تو مجھے پہلے ہلاک کر اور اگر مرزا غلام احمد ظالم ہے یا حق پر نہیں ہے تو اس کو مجھ سے پہلے ہلاک کر۔ ... علیم نے قطع دابر کرکے اسی شخص کو الذین ظلموا کے مفہوم عام کا مصداق ثابت کیا ہے کہ جس کو قصوری نے اس کا واقعی مصداق ظاہر کیا تھا یا کہ خود قصوری ہی کا قطع دابر کرکے ثابت کردیا ہے کہ وہ خود ہی اس کا مصداق واقعی تھا تو ظاہر ہے کہ جس کو قصوری نے الذین ظلموا کے عام مفہوم کا مصداق قرار دیا تھا۔ وہ تو اب تک کامیاب زندہ ہے اور محمد طاہر صاحب کے مدعو علیہ کی طرح اس کا بیڑا ہرگز غارت نہیں ہوا۔ بلکہ کشتی نوح کی طرح اس کا بیڑا بہت انسانوں کی نجات کا ذریعہ ہورہا ہے۔ جس سے صاف ثابت ہوا کہ وہ الذین ظلموا کا مصداق واقعی نہیں ہے۔ جیسا کہ قصوری نے اپنے قصور سے یقین کیا تھا اور نہ اس میں وہ ظلم ہے جو کہ قطع دابر کی علت قرار دیا گیا ہے۔ بلکہ خود قصوری اپنے کامیاب

دشمن کے سامنے اس بدکار کے شائع ہونے کے بعدی روز اعدا کا کام ہلاک ہوگیا جس سے صاف صاف ثابت ہوگیا کہ وہ خود ہی الذین ظلموا کا واقعی مورد تھا۔ اور اسی میں وہ واقعی ظلم تھا۔ جو قطع دابر کی علت قرار دیا گیا تھا۔ والحمد للہ رب العالمین

اب جواب تو ہو چکا لیکن میں ناظرین کو ایک عجیب بات بتلانے سے نہیں رکتا۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ یہ اعتراض کرنیوالے وہی مولوی صاحب ہیں جو خروج باب ۳۲ کے حوالجات سے ثابت کرتے ہیں۔ کہ حضرت موسیٰ کے واپس آنے میں کئی روز لگ گئے ہوں گے نہیں بلکہ لگ گئے۔ حالانکہ خروج میں اس کے خلاف صریح طور پر موجود ہے اور قصوری کی بد دعا پر یہ اعتراض کرتے ہیں۔ جو ہم معترض صاحب کو قدرت مخاطب کرتے ہیں۔ اور اس کو مناسب خیال کرتے ہیں۔ ہاں جس صاحب نے ہمارے ایک دوست سے جواب طلب فرمایا ہے ان کو اس قدر کہتے ہیں۔ کہ جس طرح آپ نے معترض صاحب کے سوال کا جواب طلب کیا ہے۔ اسی طرح آپ ہمارے اعتراض کا جواب بھی طلب کریں۔ یعنی ہمارے پیش کردہ حوالجات کی تردید کے علاوہ خروج سے کوئی ایسا حوالہ دیا جاوے۔ جس سے یہ ثابت ہو کہ اس وقت واپس آنے میں کئی روز لگ گئے تھے۔ یا کم از کم یہ کہ ایک دن میں اس پہاڑ سے اس لشکرگاہ تک ایک دن میں نہ کبھی آ اور نہ آ سکتے تھے۔ اور اگر ایسا نہ کر سکیں اور انشاء اللہ نہ کر سکیں گے۔ تو پھر ان کو خوف خدا کی نصیحت کریں۔

محمد سرور

مصری اخباروں کا انتخاب

مراکش

[illegible] مصری اخبار نے ان اسباب کو بیان کیا ہے جنکی بنا پر جرمنی کو معاملات مراکش [illegible] یہ ایک ایسا راز ہے جس کا اب تک کوئی نہیں جانتا [illegible] اخبار نے بیان کیا ہے کہ سلطان مراکش تقریباً جرمنی نسل سے ہیں [illegible] کہ معاملات مراکش کا اہتمام کرے۔ کیونکہ سلطان [illegible] ایک طرف سے ان کا رشتہ جرمنی سے ملتا ہے جرمن [illegible] موسیو [illegible] نے گذشتہ بہار میں مراکش کا سفر کیا تھا۔ اور وہاں [illegible] وہ واقعات پیش آئے جن کا اشارہ بیرن رشتو فن از کتاب [illegible] میں کیا ہے۔ اسی سفر کے متعلق ایک کتاب لکھی ہے [illegible] میں بیان کیا ہے کہ موجودہ سلطان کی دادی کی ماں جرمنی نسل کی تھیں۔ اور ان کا نام ساجت تھا۔ مقام [illegible] واقع جرمنی میں پیدا ہوئیں۔ اور اتفاق سے سواحل مراکش پر قید ہوگئیں اور [illegible] میں سلطان مراکش کی ہاتھ پر فروخت ہوئیں لیکن انگریز ذکر اس واقعہ کی انکار کی وہ کہتے ہیں کہ سلطان کی دادی کا یہ نام تھا اور وہ آئرلینڈ کی تھیں۔ اس بنا پر سلطان [illegible] انگریزی نسل سے ہیں اس مسئلہ میں اب تک فریقین میں اختلاف قائم ہے

[illegible] صادق

۱۳ محرم ۱۳۲۴ھ مطابق ۹ مارچ ۱۹۰۶ء

کیا مسیح موعود کے منکر کافر ہیں؟

لفظ کافر کا اطلاق کن لوگوں پر ہوسکتا ہے

محمد نواب خان صاحب ثاقب کی تصنیف کردہ نظم جو حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کی قبر پر لکھی گئی ہے اور اخبار بدر میں چھاپی گئی تھی۔ اس میں سے محبی ملک مولا بخش صاحب رئیس گوداسپوری نے یہ شعر

مسیحا کو جو مانے اس کو وہ مومن سمجھتا تھا

مسیحا کا منکر شخص نزدیک اس کو کافر تھا

پیش کرکے بذریعہ خط دریافت کیا ہے۔ کہ کیا حضرت مرزا صاحب کو مسیح موعود نہ ماننے والے کو کافر ماننا چاہیئے۔؟

چونکہ اس مسئلہ کے متعلق اور بھی بعض لوگ دریافت کیا کرتے ہیں۔ اس واسطے مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس پر کسی قدر مفصل بحث کردی جاوے۔

سب سے اول لفظ کافر کو دیکھنا چاہیئے۔ کہ اس کے معنے بلحاظ لغت کے کیا ہیں اور پھر یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ بلحاظ اصطلاح شرعی کے اس کا کیا مطلب ہے۔ اور مسلمانوں کے درمیان عموماً یہ لفظ کن معنوں میں اور کن وجوہات پر استعمال ہوتا رہا ہے اور اب ہو رہا ہے۔

سو لفظ کافر کے لغوی معنی میں ڈھانکنے والا۔ چھپانیوالا۔ الکفرُ ستر الشیٔ۔ کفر کے معنے ہیں کسی شے کو چھپانا۔ چونکہ جو شخص کسی بات کو نہیں مانتا۔ وہ بھی اس شے کی عظمت اور خوبی اور راستبازی کو چھپاتا ہے۔ اس واسطے اس کو بھی کافر کہتے ہیں۔ اس لحاظ سے کافر کے معنے ہیں۔ انکار کرنیوالا الکفر ضد الایمان۔ لفظ ایمان کے بالمقابل لفظ کفر ہے ایمان کے معنے ہیں مان لینا۔ اور کفر کے معنے ہیں انکار کردینا جو شخص خدا تعالیٰ کا حکم مانتا ہے۔ اور شیطان کی ترغیب کو نہیں مانتا۔ وہ خدا کا مومن ہے اور شیطان کا کافر اور جو شیطان کے پھندے میں پھنس جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے حکموں کو ٹال دیتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کا کافر ہے۔ اور شیطان کا مومن ہے۔

پس کفر کئی وجوہات سے ہوتا ہے جو شخص اللہ تعالیٰ کو نہیں مانتا وہ [illegible] کا مجرم ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے رسول پر ایمان نہیں لاتا۔ وہ کفر بالرسول کے گناہ کا مرتکب ہوتا ہے۔ ایسا ہی جو لوگ ملائکہ یا کتب یا حشر نشر پر ایمان نہیں لاتے وہ ان خاص باتوں کے کافر ہیں۔ لیکن ایمانیات کی عظیم الشان باتیں باہم ایک دوسرے کے ساتھ ایسا تعلق رکھتی ہیں۔ کہ ایک کے کفر سے انسان سب کا کافر ہوجاتا ہے اور ہر ایک ایمانی لذت اس کے دل سے نکل جاتی ہے۔

مختصراً شریعت کی اصطلاح میں کافر وہ ہے۔ جو دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اور لفظ کفر لفظ اسلام کی ضد ہے۔

لیکن اس زمانہ میں جہاں ہمارے علماء کے درمیان اور بہت سی غلطیاں اور نقص وارد ہوگئے ہیں۔ وہاں ایک یہ بھی ہے۔ کہ ان بزرگوں نے کسی کو کافر بنا دینا بہت آسان سمجھ رکھا ہے۔ اور جس طرح ابتدائے اسلام میں ہر مسلمان کے کارناموں میں یہ بات درج ہوتی تھی۔ کہ اس کی طفیل دس بیس کافر مسلمان ہوجاتے تھے۔ اسی طرح ان بزرگوں نے یہ خدمت اپنے ذمہ لی ہے۔ کہ ہر ایک عالم دس بیس کافر اپنی عمر میں بنا ڈالے۔ ذرا ذرا سی بات پر کفر کا فتویٰ دے دینے کے واسطے کمربستہ ہو جاتے ہیں کسی نے [illegible] تو کافر ہوگیا۔ کسی نے آمین اونچی آواز سے [illegible] کسی نے نماز میں ٹخنہ سے ٹخنہ نہ ملایا تو وہ کافر ہوگیا۔ [illegible] مولوی کے وعظ میں اس کی کسی بات پر سوال کردیا۔ خواہ بات مولوی کی من گھڑت ہی ہو۔ اور خواہ سائل نے سمجھنے کی خاطر ہی سوال کیا ہو تو کافر ہوگیا۔ سکول کے لڑکے نے مسجد میں آکر کہا کہ زمین گول ہے۔ تو کافر ہوگیا۔ اور اگر بھولے چوکے کوئی انگریزی کتاب ساتھ لے کر مسجد میں داخل ہوگیا تو کافر ہوگیا۔ شیعوں کے نزدیک سنی کافر۔ سنیوں کے نزدیک شیعہ کافر۔ مقلدین کے نزدیک غیر مقلدین کافر۔ غیر مقلدین کے نزدیک مقلد کافر۔ کسی کے نزدیک علیگڑھ کے نیچری کافر کسی کے نزدیک ندوہ کے ممبر کافر کسی کے نزدیک قبروں پر جانے والے کافر۔ کسی کے نزدیک نہ جانے والے کافر۔ بیرونی کفر۔ عیسائی۔ یہودی۔ ہندو۔ بدھ۔ جینی آریہ۔ سکھ۔ پارسی۔ قبطی کا تو باہر رہا۔ یہاں تو سارا گھر ہی کفر سے بھرا ہوا نظر آتا ہے۔ ع۔

ہر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواج یزید

ان مولویوں کے کفر کے فتوے کسی عظمت اور عزت کے لائق نہیں ہوتے اور ان کی تعداد بالخصوص اس زمانہ میں زیادہ ہوگئی ہے۔ لیکن ایک کفر کا فتویٰ ہمیشہ ملہمین اور مصلحین پر لگتا آیا ہے جنہوں نے خدا سے الہام پاکر دین کی تجدید کی۔ وہ بھی ضرور نشانہ کفر ہوئے۔ چنانچہ امام ابوحنیفہ پیر شیخ عبدالقادر صاحب [illegible] مجدد الف ثانی پر سب پر کفر کے فتویٰ لگائے گئے اور سب سے آخری فرقہ اور جماعت

جس پر کفر کا فتویٰ لگایا گیا وہ ہماری جماعت یعنی فرقہ احمدیہ ہے۔ اور اس جماعت کا امام یعنی حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی معہود ہیں۔ پس جن لوگوں پر کفر کے فتوے لگائے جاتے ہیں۔ وہ دو قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ ایک تو عام علماء جن کا دعویٰ ملہم یا مامور ہونے کا نہیں ہوتا۔ اور دوسرے وہ روحانی علماء جو خدا کی طرف سے مامور اور مصلح قوم ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ ان لوگوں پر کفر کا فتویٰ لگایا جاتا ہے مگر یہ خود کسی کے واسطے کفر کا فتویٰ طیار کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔ تو ان کے مخالف اپنے اعمال سے خود بخود اس حالت میں داخل ہو جاتے ہیں۔ جو حالت کفر ہوتی ہے۔

[illegible] اصل مطلب کی طرف آتا ہوں ہمارے مخالفین مومن ہیں یا نہیں۔ اور ان کے واسطے میں چند ایسے [illegible] پیش کرتا ہوں جن سے خود بخود ثابت ہو جائیگا کہ وہ لوگ کیا ہیں۔

(۱) خود ان مولوی اور ان لوگوں کے مولویوں سے سوال کرنا چاہیئے کہ [illegible] ایک جو مسیح اور مہدی آسمان سے یا زمین سے [illegible] جب وہ آ جائیگا تو جو لوگ اس کو نہ مانیں گے۔ وہ مومن ہونگے یا نہ ہونگے۔

[illegible] ایمان [illegible] یہ مسیح اور مہدی موعود وہی ہے جس کا وعدہ [illegible] دیا گیا تھا۔ [illegible]

[illegible] حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص کسی کو کافر کہتا ہے تو وہ کفر [illegible] اس کو جا لگتا ہے بشرطیکہ وہ کافر نہ ہو۔ لیکن اگر وہ [illegible] کفر [illegible] اس کو لگتا ہے جس نے [illegible] دیا تھا۔

حضرت مرزا صاحب پر کفر کا فتویٰ لگایا گیا ہے اگر وہ (العیاذ باللہ) خدا کے نزدیک کافر ہیں تب تو علماء کی بات بن گئی۔ اور اگر وہ نہیں ہیں (اور فی الحقیقت نہیں ہیں) تو پھر یہ کفر لوٹ کر کس پر پڑا؟ بینوا و توجروا۔

(۳) خدا تعالیٰ کے تمام رسولوں پر ایمان لانا شرط ایمان و اسلام ہے۔ وہ شخص جو ایک شخص آدم سے لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک سب پر ایمان لاتا ہے۔ درمیان میں سے ایک رسول کو (بالفرض مسیح بن مریم ہی سہی) نہیں مانتا۔ کہتا ہے وہ تو کافر تھا۔ بتلاؤ وہ شخص یہودی کہلائیگا۔ یا مسلمان۔

حضرت مرزا صاحب بھی اللہ تعالیٰ کے رسولوں میں سے ایک رسول ہیں۔ جو خدا کے رسولوں میں سے ایک کا انکار کرتا ہو اسکی کیا حیثیت ہوگی۔ آپ ہی بتلائیے۔ مگر انصاف شرط ہے۔

مختصر الفاظ میں ہم نے یہ تین سوال اس جگہ پیش کئے ہیں۔ یہ سوال ان علماء کے سامنے پیش کرنے چاہئیں۔ جو ہمارے مخالف ہیں۔ اور ان کے جواب جو کچھ وہ دے سکتے ہیں وہی جواب ہماری طرف سے ان لوگوں کے حق میں ہے۔

یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے نبی اور مرسل اور مجدد لوگوں کو مومن اور مسلمان بنانے کے واسطے آیا کرتے ہیں۔ ان کا یہ کام نہیں ہوتا۔ کہ وہ کسی کو کافر بنائیں۔ اور اسی واسطے ناظرین نے کبھی نہ سنا دیکھا ہوگا۔ کہ انبیاء نے بڑے اہتمام کے ساتھ کسی کے واسطے کفر کا فتویٰ طیار کیا ہو۔ اور اس پر مہریں لگوائی ہوں۔ جیسا کہ آج کل کے علماء کا حال ہے۔ لیکن خدا کے مرسلین ہمیشہ مومنین کی ایک جماعت بنانے کے واسطے آتے ہیں اور اور وہ جماعت خدا تعالیٰ کے حکم سے بنائی جاتی ہے۔ اور اس کے بنانے کی ضرورت یہ ہوتی ہے۔ کہ عام حالت دنیا کی ایسی ہوگئی ہوتی ہے۔ کہ گویا ایمان زمین سے اٹھ کر ثریا پر چلا گیا ہو تب وہ نبی دوبارہ دنیا میں ایمان قائم کرتا ہے اور جو لوگ اس کی متابعت حاصل کرتے ہیں۔ وہ اس ایمان سے حصہ لیتے ہیں۔ اور جو لوگ اس کی متابعت میں داخل نہیں ہوتے بلکہ مخالفت کرتے ہیں۔ وہ اس ایمان سے خارج رہتے ہیں جو خدا تعالیٰ اس کے ذریعہ سے دنیا میں قائم کرنا چاہتا ہے۔

آغاز عیسویت ہند میں۔ ہند میں عیسویت کے آغاز کی تاریخ اخبار نور افشاں نے ایک کالم اخبار میں شائع کی ہے ایسے بڑے عظیم الشان مسئلہ کو صرف ایک کالم میں آغاز کر کے ایک ہی میں ختم کر دینا۔ ہند میں عیسائیت کی اشاعت کے معاملہ کو بہت سخت لیکن بیجا اخفا میں ڈالنا ہے۔ تاہم اس وقت جو انجام عیسویت کا نظر آ رہا ہے۔ اس کے لحاظ سے امید ہے۔ کہ انشاء اللہ تعالیٰ اب آغاز کے کالم کے ساتھ ایک انجام کا کالم لگانے سے عیسویت کی تاریخ پوری ہو جائیگی ہم اس بارہ میں بہت کچھ لکھنا نہیں چاہتے۔ صرف ہمعصر نور افشاں کو اس آغاز اور انجام کے متعلق دو نہایت ضروری باتوں کی طرح توجہ دلاتے ہیں۔ جن کے بغیر یہ تاریخ کسی صورت میں کمل اور مفید نہیں ہو سکتی۔ اور وہ یہ ہے کہ اگرچہ جیسا کہ آپ نے لکھا ہے مسیح کا حواری تھوما رسول بھی ہند میں ضرور آیا تھا۔ لیکن اس سے بھی بڑھ کر ہندوستان کو یہ فخر حاصل ہے۔ کہ خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہندوستان میں تشریف لائے تھے اور اسی خاک ہند کو اپنا دائمی خوابگاہ بنایا۔ اور کشمیر جنت نظیر میں اب تک آرام فرما رہے ہیں۔ پس عیسویت کا آغاز ہند میں تھوما حواری کے ساتھ نہیں۔ بلکہ حضرت مسیح کے ساتھ ہوا اور ایسا ہی ہند میں بلکہ دنیا بھر میں عیسویت کا انجام بھی مسیح کے ذریعہ سے ہی ہونے والا ہے۔ ان ہر دو باتوں کو مد نظر رکھا جاوے تو عیسائیت کی تاریخ میں ہند کا باب سب سے زیادہ دلچسپی رکھنے والا ہے۔ چاہیئے کہ عیسائی صاحبان آئندہ ایسی غفلت نہ کریں۔ کہ ہند میں عیسائیت کی تاریخ کے مضمون لکھتے وقت ان ضروری اور مفید نکتوں کو چھوڑ دیں۔

تھوما کی عظمت۔ نور افشاں مورخہ ۲۔ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء کی صفحہ ۳ کالم ۱ میں لکھتا ہے۔ کہ تھوما حواری کو جب ہند کے آنے کے واسطے مقرر کیا گیا۔ تو تھوما نے انکار کیا۔ تب یسوع نے تھوما کو ایک ہندوستانی کے ہاتھ تیس روپیہ پر فروخت کر دیا۔ اور اس طرح تھوما کو غلام بن کر مجبوراً ہند میں آنا پڑا۔ گو اس روایت میں تھوما کے اخلاق کو سرکشی اور بغاوت کا جو داغ لگایا گیا ہے وہ یسوع کے حواریوں کی عام عادت کا ایک حصہ ہے۔ تاہم ہند کے واسطے یہ بھی ایک فخر کا مقام ہے کہ جو حواری اس ملک کے واسطے منتخب ہوا۔ اس کی قیمت خود یسوع سے کم نہ تھی۔ کیونکہ یسوع بھی ۳۰ روپیہ پر فروخت ہوا تھا۔ اور تھوما بھی ۳۰ پر فروخت ہوا۔

یسوع ہی تھوما تھا۔ ہند میں تھوما کا آنا تو سب عیسائی [illegible] تسلیم کرتے ہیں۔ اور پرانی کتب اور تاریخ سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ یسوع ہند میں آیا تھا۔ یسوع کے تیس روپے پر فروخت ہونیوالا واقعہ تو اناجیل سے ثابت ہے۔ لیکن تھوما کی ۳۰ روپیہ پر فروخت ہونا کوئی پختہ تاریخی شہادت نہیں رکھتا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دراصل دو مختلف قصوں کو بیان خلط ملط کیا گیا ہے۔ اصل میں تو وہ یسوع ہی تھا۔ جو تیس روپیہ پر فروخت ہوا۔ اور یسوع ہی تھا۔ جو ہند کو آیا ممکن ہے کہ تھوما بھی آپ کے ساتھ آیا ہو۔ کیونکہ یسوع کی قبر کے ساتھ کشمیر میں ایک اور قبر بھی ہے۔ اس واسطے کسی قصہ نویس نے بات کو مخفی رکھنے کے واسطے یسوع کی بجائے تھوما کا لفظ لکھ دیا۔ آخر استاد شاگرد ایک ہی وجود ہوتا ہے۔ اور پھر تھوما بھی ہمراہ تو تھا ہی۔ اس طرح اصل واقعہ کسی قدر شبہ میں پڑ گیا۔ اور یہود کے واسطے ولکن شبہ لہم والی بات پوری ہو گئی۔

مسلمانان چین

ہم اس مضمون کو المؤید (نمبر ۴۷۵۰) وطرابلس (نمبر ۶۱۳) و ثمرات الفنون (نمبر ۱۵۴۳) سے انتخاب کر کے شائع کرتے ہیں۔

مسلمانان چین اپنی زبان کے علاوہ ترکی و عربی بھی سیکھتے ہیں مغربی حصہ چین کے اکثر باشندے مسلمان ہیں اور سب زندہ دل ہیں اور کام کرنا پسند کرتے ہیں۔ غیر زبانیں بہت آسانی سے سیکھ لیتے ہیں گورنمنٹ چین کا برتاؤ بھی ان کے ساتھ اچھا ہے اور خاص طور ان کی طرف میلان رکھتی ہے۔ مغربی چینی ولایتوں کے حاکم کل مسلمان ہیں اور چینیوں میں اسلام کا بڑا اثر ہے کیونکہ بدھ مذہب والے بھی عادات و اخلاق میں اپنے ہم وطن مسلمانوں کی تقلید کرتے ہیں۔ اکثر بڑے بڑے عہدہ دار مسلمان ہیں خصوصاً عہدہ داران

سررشتہ علوم وفنون ۔ مسلمان خاص طور پر تجارت اور فوجی زندگی کے شوقین ہیں ۔ مشہور چینی جنرل (ماد) مسلمان ہے ۔ اسی نے چینی وزیر جا [illegible] کی مدد سے منچوریا کی فوجین یورپی طرز پر مرتب کی ہیں ۔ ان فوجوں کے بہترین سپاہی مسلمان ہیں ۔ قسطنطنیہ کے اخبار [illegible] لیدا [illegible] مہرلڈ کا رسپانڈنٹ لکھتا ہے کہ ایک مضمون [illegible] جس میں مضمون نگار نے اہالیان کو حالات لکھنے کے بعد وہاں کے مسلمانوں کی کیفیت لکھی ہے ۔ ناظرین کے لئے ہم اس کا خلاصہ نقل کرتے ہیں ۔ وہ لکھتا ہے ۔

جنگ [illegible] میں کے قبل یونان (ایک چینی صوبہ کا نام ہے) مسلمانوں کا ملجا تھا ۔ تمام مسلمانان چین وہیں جمع تھے ۔ اور وہیں اقامت رکھتے تھے ۔ ان میں صناع بھی تھے ۔ تاجر بھی تھے ۔ اور ارباب حرفت بھی ۔ اب لیکن اس جنگ کے بعد جو کچھ رہ گئے باقی ہیں ان [illegible] ہو [illegible] کہ یہ صوبہ [illegible] رونق ور تھا بالفعل [illegible] مسلمانوں کے اکثر علاقے [illegible] بالشان [illegible] اور وہاں کے باشندوں کے حالات سے پوری واقفیت حاصل کی ۔ اور اب میرے لئے ممکن ہو کہ ان میں اور بدھ مذہب والوں میں جو دونوں ایک ہی پیشہ اور ایک ہی شغل کرتے ہیں ۔ مقابلہ کروں میں ان کی عادتیں اچھی دیکھیں ۔ اور ان میں ضعف پایا ہو اس لئے میں کہتا ہوں کہ ۔

اکثر مسلمانان یونان وتق چین زراعت پیشہ ہیں اور جس زمین کی زراعت کرتے ہیں ۔ اس کو زندہ کر دیتے ہیں وہ خود زندہ دل ۔ ذہین ۔ عمدہ صفات سے موصوف ہیں ۔ میں ان کی اکثر جائدادیں دیکھیں ۔ سردار ان قبیلہ مجھ سے تعظیم وتکریم سے ملتے تھے ۔ ان کے مدرسوں میں دینی ودنیاوی علوم کی تدریس کی کیفیت دیکھکر مجھکو تعجب ہوا ۔ بدھ مذہب والے مولوی [illegible] کے جو دہ جہالت کے دائرہ میں منحصر ہیں ۔ اور کھینگ پیتے پیتے ان کی عقل جاتی رہی ۔

مسلمانوں کی جائدادوں کی صفائی اور مکانات کی ترتیب بھی مجھکو تعجب ہوا ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے ۔ کہ ان کی منزلی زندگی اچھی ہو اور گھر کے ممبروں میں اتفاق رہتا ہے ۔ ان جائدادوں کی دوسری جانب بدھ مذہب والوں کی جائدادیں ہیں ۔ جو بلحاظ مستقیم صفائی وطہارت کے اعتبار سے اس کے مخالف ہیں ۔ اسی وجہ سے ان میں متعدی امراض اور خبیث بیماریوں کی کثرت ہے ۔

میں نے کارخانوں کی سیر کرتے وقت دیکھا کہ مسلمانوں کا کام بودہوں سے بہت زیادہ ہے ۔ وہ تکلیف پر صبر کرتے ہیں ۔ اور ضبط اشتغال میں کوشاں رہتے ہیں ۔ اور صفائی کا خیال رکھتے ہیں بخلاف بدھوں کے کہ ان میں کاہلی عام ہے ۔ غلاظت کا انہیں خیال نہیں ۔ اور ان کے حرکات وافعال سے کوئی ایسی بات نہیں ظاہر ہوتی جس سے معلوم ہو کہ ان میں کچھ بھی عقل یا تمیز ہے ۔

علاوہ بریں مسلمان طب کے فوائد کی پوری قدر کرتے ہیں اور امور حفظان صحت کا لحاظ رکھتے ہیں ۔ اور ایک طبیب ہونے کی حیثیت سے میں نے ان میں یہ خاص کیفیت دیکھی ۔

لیکن بدھ مذہب والے بیماریوں کو تقدیری سمجھتے ہیں ۔ کہ اُسے کوئی چیز روک نہیں سکتی ۔ اسی وجہ سے ان میں مسلمانوں سے دس گنا زائد موتیں ہوتی ہیں ۔

غرض کہ مسلمانان یونان کی حالت بودھوں سے بہت مختلف ہے مسلمانان فضل وکمال سے واقف ہیں ۔ اور چیزوں میں امتیاز کر سکتے ہیں ۔ ان میں اور ان کے ہمسایوں میں کوئی نسبت نہیں ۔

انگریزی اخبار اولپسہ وہ لکھتا ہے ۔ کہ مسلمانان چین قدیم زمانہ سے علم کے خواہشمند ہیں ۔ اور تحصیل علم میں رغبت وشوق سے مشغول رہتے ہیں ۔ اکثر تحصیل عالی کی خواہش سے ہندوستان یا جزائر جاوہ وسیلون کا سفر کرتے ہیں اور تین زبانیں سیکھتے ہیں عربی ۔ ترکی ۔ چغتائی زبان ۔ صوبہ [illegible] بعد ان میں سے کسی ایک زبان کی مسلمان لڑکوں کو خاص خاص مدرسوں میں جو اسی غرض سے کھولے جاتے ہیں ۔ تعلیم دیتے ہیں ۔ [illegible] مسلمان باشندے عربی زبان سیکھنے کا زیادہ اہتمام کرتے ہیں کیونکہ تجارتی معاملات میں اس کی بڑی ضرورت انہیں پڑتی ہے اندرون ملک یا سرحد مغولستان (منگولیا ۔ مغولیہ) کے باشندے بیشتر ہمت چغتائی زبان حاصل کرنے میں صرف کرتے ہیں ۔

جاپان وروس کی آخری جنگ کے زمانہ میں گورنمنٹ چین نے ملک کی حفاظت ومدافعت کا کام اس فوج کے سپرد کیا تھا ۔ جو مسلمانوں سے مرتب تھی ۔ اسلام کی امتیازی تربیت کی بدولت اب یہ دیکھنا ممکن ہو گیا ہے کہ چین میں ہی باقاعدہ منظم فوج ہے ۔ جو ملکی حقوق کی جانب سے مدافعت کرتی ہے ۔ مسلمانوں کی تعداد البتہ اس ملک میں دوسرے باشندوں کی نسبت کم ہے ۔ لیکن ان کا اثر اور ان کی اہمیت ایسی زیادہ ہے ۔ کہ تعداد کو دیکھتے قیاس میں نہیں آتی ۔

اس تمام وقت نظر کے قابل یہ بات ہے کہ چین کے اکثر حکام وروسا خواہشمند ہوتے ہیں ۔ اور فخر کرتے ہیں ۔ کہ اپنے لڑکوں کی تعلیم مسلمانوں کے سپرد کریں اور خصوصاً عربی دانوں کے ۔ آخری دنوں میں مسلمانوں نے بہت سے مدرسے بنام مدارس ابتدائیہ عمومی ہونے کی رائے پاس کی ہو ۔ کہ علوم اسلام کا دائرہ وسیع اور عام ہو جاوے یہ رائے پسند کی گئی ۔ اور اس کی اہمیت وضرورت کی تمام مسلمانان چین نے قدر کی ۔ ان مدارس میں ان مسلمانوں کو تعلیم دی جائیگی جو جاپان کے تجارتی وجنگی اسکولوں میں ختم کر چکے ہیں ۔ مزید براں مسلمانوں نے طلبہ کو قسطنطنیہ بھیجنا بھی شروع کر دیا ہے ۔ جہاں کہ وہ اقسام علوم وفنون کے متعلق کافی معلومات حاصل کر کے پھر اپنے وطن واپس آتے ہیں اور اپنے ہم مذہبوں میں ان تعلیمات کو پھیلاتے ہیں ۔

ثمرات الفنون کہتا ہے ۔ اس مضمون سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام کا وہاں بڑا اثر ہے ۔ اور ترقی پر ہے ۔ گورنمنٹ کو مسلمانوں پر اتنا اعتماد وبھروسہ ہے ۔ کہ ملک کی حفاظت ومدافعت کا کام ان کے سپرد کرتی ہے ۔ یہ فوج جس کے متعلق اخبار مذکور نے لکھا کہ ہمہ مغولستان کی سرحد پر مفسدوں کے حملے روکتی رہی جنرل [illegible] کے ماتحت تھی ۔ اور یورپ کے اکثر اخبارات نے اس کی تعریف کی ہے ۔ کہ اہتمام وحسن انتظام میں وہ یورپین فوجوں سے ملتی جلتی ہے ۔

بڑی خوشی اس سے دل کو ہوتی ہے ۔ کہ مسلمان علم کو عام کرنے اور اس کا دائرہ وسیع بنانے کی طرف ملتفت ہیں ۔ اور بڑی زندہ دلی سے علمی ضروریات کی طرف توجہ رکھتے ہیں ۔ اور خاص بات یہ ہے ۔ کہ اسلامی دنیا سے تعارف وارتباط پیدا کرنا چاہتے ہیں اور بذریعہ طلبہ کے قسطنطنیہ سے اپنے تعلقات مضبوط کر رہے ہیں ۔

ہم کو امید ہے ۔ کہ علم کے عام ہونے سے اسلام کو بڑے بڑے فائدہ ہوں گے ۔ اور اس ملک میں جہاں کے لوگ اس فطری دین کو قبول کرنے کے لئے مستعد ہیں ۔ عام سے مدد ملیگی ۔ جاپان بحسب اقتضای حالت ایسا دین اختیار کرنا چاہتا ہے ۔ جو دنیاوی خوشحالی کا کفیل اور ترقی کی راہ میں اس کا معاون ہو ۔ جاپانی آزاد خیال وروشن ضمیر ہیں ۔ اور کیفیت معلوم ہونے پر اصل حقیقت ان سے مخفی نہیں رہ سکتی ۔ اور حسن انتخاب سے نہ وہ باز رہیں گے ۔ بات اب اس پر موقوف ہے ۔ کہ ہمارے چینی بھائی ان کو دعوت اسلام کریں ۔ اور اگر وہ ثابت قدم رہے ۔ تو خدا اپنے فضل سے ان کی کوشش کامیاب بنائیگا ۔

رسید زر

۲ - مارچ سنہ ۱۹۰۶ع - شیخ علی محمد صاحب ۱۹۲ — ۱ر
۳ - ‹ ‹ ‹ ۔ ۴۹۶ ۔ سید عالم صاحب — ۶ عہ
۳ - ‹ ‹ ‹ ۔ ۱۱۹۷ ۔ احمد الدین صاحب — عہ ر
۳ - ‹ ‹ ‹ ۔ ۱۰۵۳ ۔ مولوی محمد فاضل صاحب — ۶ ۱۲ر
۴ - ‹ ‹ ‹ ۔ ۲۲۰ ۔ منشی رستم علی صاحب — ۶ عہ
۵ - ‹ ‹ ‹ ۔ ۱۰۳۰ ۔ مولوی عبد الصمد صاحب — ۶ ۱۲ر
۵ - ‹ ‹ ‹ ۔ ۱۰۳۳ ۔ احمد علیخان صاحب — ۶ ۱۲ر
۵ - ‹ ‹ ‹ ۔ ۳۸۱ ۔ نظام الدین صاحب — ۶ ۱۲ر
۵ - ‹ ‹ ‹ - میاں احمد الدین صاحب ۔ منارہ پور ۲ر
۵ - ‹ ‹ ‹ - مقبول احمد صاحب ۔ پشاور — عہ
۵ - ‹ ‹ ‹ - سید لعل شاہ صاحب نوشہرہ — ۶ ۱۲ر
۵ - ‹ ‹ ‹ - گلاب الدین صاحب ۔ رہتاس — ۲ر

دعا مدد

بابو ظفر احمد صاحب طالب علم میڈیکل اسکول لاہور امتحان میں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں ۔

نصائح حضرت مسیح

جو گھر میں عورتوں کے متعلق بیان فرمائے۔

مرتبہ صاحبزادہ میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب

(منقول از رسالہ تشحید الاذہان)

ایک روز کسی پیار بچے نے کسی سے کہانی کی فرمائش کی۔ تو اس نے جواب دیا کہ ہم تو کہانی سنانا گناہ سمجھتے ہیں۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ گناہ نہیں کیونکہ یہ ثابت ہوتا ہے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی کبھی کبھی کوئی مذاق کی بات فرمایا کرتے تھے۔ اور بچوں کو بہلانے کے لئے اس کو روا سمجھتے تھے۔ جیساکہ ایک بڑھیا عورت نے آپ سے دریافت کیا کہ حضرت کیا میں بھی جنت میں جاؤں گی۔ فرمایا نہیں وہ بڑھیا یہ سن کر رونے لگی۔ فرمایا۔ روتی کیوں ہے۔ بہشت میں جوان داخل ہوں گے۔ بوڑھے نہیں ہوں گے یعنی اس وقت سب جوان ہوں گے۔ اسی طرح سے فرمایا۔ کہ ایک اصحابی کی داڑھ میں درد تھا۔ وہ چھوارا کہتا تھا۔ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ چھوارا نہ کھا۔ کیونکہ تیری داڑھ میں درد ہے۔ اُس نے کہا میں دوسری داڑھ سے کھاتا ہوں۔ پھر فرمایا۔ کہ ایک بچے کے ہاتھ سے ایک جانور جس کو حمیر کہتے ہیں۔ چھوٹ گیا۔ وہ بچہ رونے لگا۔ اس بچہ کا نام امیر تھا۔ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ **امیر ما فعلت حمیر**۔ اے امیر حمیر نے کیا کیا۔ لڑکے کو قافیہ پسند آگیا۔ اس لئے چپ ہو گیا۔ ایک بچے کی خبر لگی۔ کہ اس نے کوئی شرارت کی ہے یعنی آگ سے کچھ جلا دیا ہے۔ فرمایا۔ بچوں کو تنبیہ کر دینا بھی ضروری ہے۔ اگر اس وقت ان کو شرارتوں سے منع نہ کیا جاوے۔ تو بڑا ہو کر اس کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔ بچپن میں اگر لڑکے کو کچھ تادیب کی جاوے۔ تو وہ اس کو خوب یاد رہتی ہے۔ کیونکہ اس وقت حافظہ قوی ہوتا ہے۔ (اس موقعہ پر یہ بھی یاد رکھنا چاہئیے۔ کہ حضرت صاحب بچوں کو ہر وقت مارنے اور جھڑکتے رہنے سے بھی سخت منع کرتے ہیں۔ ہر ایک کام ایک اندازہ تک ہونا چاہئیے۔ مندرجہ بالا قول سے مراد حضور علیہ السلام کی یہ ہے۔ کہ بچہ کو بالکل آوارہ نہیں چھوڑ دینا چاہئیے۔ (ایڈیٹر)

ایک دن حضور علیہ السلام بیمار تھے۔ ایک شخص کو کچھ چیزیں کھانے کی قسم سے لانے کے لئے امرت سر بھیجا جب وہ آیا۔ تو اس وقت حضرت کی طبیعت زیادہ ناساز تھی۔ اس وقت ایک میوہ کی خواہش ہوئی۔ جو اس شخص سے منگوایا تھا۔ لیکن وہ امرت سر سے نہیں لایا تھا۔ تھوڑی دیر ہوئی تھی۔ کہ قاضی نظیر حسین صاحب تحصیلدار تشریف لائے اور وہی پھل ساتھ لائے آپ نے فرمایا۔ ہم سے گھر کے لوگوں کو ان چیزوں کے کھانے وقت خیال کرنا چاہیئے۔ کہ آج سے چھبیس یا ستائیس برس پہلے خدا تعالیٰ کا وعدہ شائع کیا گیا تھا۔ کہ یاتون من کل فج عمیق ویاتیک من کل فج عمیق۔ ان سب لوگوں کے آنے سے پہلے خدا تعالیٰ نے ان کے آنے کی خبر بھی دی۔ اور یہ بھی اطلاع دی تھی کہ ان کے کھانے کے سامان بھی میں دور دور سے تیرے پاس لاؤں گا۔ ان باتوں کو دیکھ کر کتنا بھروسہ کرنا چاہیئے۔ کہ خود بخود بغیر ہماری کوششوں کے ہر قسم کے سامان مہیا کرتا ہے۔

ایک روز ایک عورت نے کسی دوسری عورت کا گلہ کیا آپ نے فرمایا۔ کہ دیکھو یہ بہت بُری عادت ہے۔ جو خصوصاً عورتوں میں پائی جاتی ہے۔ چونکہ مرد اور کام بہت رکھتے ہیں۔ اس لئے ان کو شاذ و نادر ہی ایسا موقعہ ملتا ہے۔ کہ وہ بے فکری سے بیٹھکر آپس میں باتیں کریں۔ اور اگر ایسا موقع بھی ملے۔ تو ان کو اور بہت سی باتیں ایسی مل جاتی ہیں۔ جو وہ ذکر کرتے ہیں۔ لیکن عورتوں کو نہ علم ہوتا ہے اور نہ کوئی ایسا کام ہوتا ہے۔ اس لئے سارا دن کا شغل سوائے گلہ اور شکایت کے کچھ نہیں ہوتا۔ ایک شخص تھا۔ اُس نے کسی دوسرے کو گنہگار دیکھکر خوب اس کی نکتہ چینی کی اور کہا کہ تو دوزخ میں جائیگا قیامت کے دن خدا تعالیٰ اُس سے پوچھے گا۔ کہ کیوں تجھکو میرے اختیارات کس نے دئے ہیں۔ دوزخ اور بہشت میں بھیجنے والا تو میں ہی ہوں۔ تو کون ہے۔ اچھا جا۔ میں نے تجھکو دوزخ میں ڈالا اور یہ گنہگار بندہ جس کا تو گلہ کیا کرتا تھا اور کہا کرتا تھا کہ یہ ایسا ہے ویسا ہے۔ اور دوزخ میں جائیگا۔ اس کو میں نے بہشت میں بھیج دیا ہے۔ سو ہر ایک انسان کو سمجھنا چاہیئے۔ کہ ایسا نہ ہو کہ میں ہی اس کا شکار ہو جاؤں۔

فرمایا۔ دل تو اللہ تعالیٰ کی صندوقچی ہوتا ہے۔ اور اس کی کنجی اس کے پاس ہوتی ہے۔ کسی کو کیا خبر کہ اس کے اندر کیا ہے۔ تو خواہ مخواہ اپنے آپ کو گناہ میں ڈالنا کیا فائدہ۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ ایک شخص بڑا گنہگار ہوگا۔ خدا تعالیٰ اس کو کہیگا۔ کہ میرے قریب ہو جا۔ یہاں تک کہ اس کے اور لوگوں کے درمیان اپنے ہاتھ سے پردہ کر دیگا۔ اور اُس سے پوچھے گا کہ تو نے فلاں گناہ کیا۔ فلاں گناہ کیا۔ لیکن چھوٹے چھوٹے گناہ گنائے گا وہ وہ کہیگا کہ ہاں یہ گناہ مجھ سے ہوئے ہیں۔ خدا تعالیٰ فرمائیگا کہ اچھا آج کے دن میں نے تیرے سب معاف کئے۔ اور ہر ایک گناہ کے بدلے دس دس نیکیوں کا ثواب دیا۔ تب وہ بندہ سوچیگا کہ جب ان چھوٹے چھوٹے گناہوں کا دس دس نیکیوں کا ثواب ملاہے۔ تو بڑے بڑے گناہوں کا تو بہت ہی ثواب ملیگا۔ یہ سوچکر وہ بندہ خود ہی اپنے بڑے بڑے گناہ گنائیگا کہ الٰہی میں نے تو یہ گناہ بھی کئے ہیں۔ تب اللہ تعالیٰ اس کی بات سنکر ہنسے گا اور فرمائیگا کہ دیکھو میری مہربانی کی وجہ سے یہ بندہ ایسا دلیر ہو گیا ہے کہ اپنے گناہ خود ہی بتلاتا ہے۔ پھر اسے حکم دیگا۔ کہ جا بہشت کے آٹھوں دروازوں میں سے جس سے تیری طبیعت چاہے داخل ہو جا۔ تو کیا خبر ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کا اس سے کیا سلوک ہے یا اس کے دل میں کیا ہے۔ اس لئے غیبت کرنے سے بکلی پرہیز کرنا چاہیئے۔

رسید زر

تاریخ	نمبر	نام	رقم
۱۶ فروری ۱۹۰۶ء	۲۹	الٰہی بخش صاحب	عا/۱۲
۱۶	۲۹۶	منشی فیروز علی صاحب	عا/۱۲
۱۶	۵۵۹	رحیم بخش صاحب	عا/۱۲
۱۶	۲۹۴	جلال الدین صاحب	عا/۱۲
۱۶	۵۵۳	خدا بخش صاحب	عا/۱۲
۱۸	[illegible]	سلطان علی صاحب نمبردار	عا/
۱۸	۵۵۶	منشی گلاب الدین صاحب	۳/
۱۸	۱۵۴	احمد الدین صاحب	۱/
۱۹	۴۷	مرزا سلطان احمد صاحب	[illegible]
۲۱	۲۱۹	مرزا الٰہی بخش صاحب	عا/
۲۲	۶۱۵	میاں صاحب دین صاحب	عا/
۲۲	۲۳۹	یار محمد خان صاحب	سے/
۲۲	۱۹۳	سید سرور شاہ صاحب	للعہ/
۲۳	۲۵۷	عنایت اللہ صاحب	عا/۱۲
۲۳	۹۷	محمد حسین صاحب	عا/۱۲
۲۴	۲۰۳	عبد العظیم صاحب	عا/۱۲
۲۴	۲۳۲	سید محمد علی شاہ صاحب	سے
۲۴	۱۹	احمد دین صاحب	۱/
۲۴	۳۲	فیاض علی صاحب	۱/
۲۴	۵۵۹	محبوب عالم صاحب	سے/۱۲
۲۴	۳۳	حافظ فضل احمد صاحب	عا/۱۲
۲۴	۱۰	مستری محمد دین صاحب	عہ/
۲۶	۹۹۹	غلام محمد صاحب	عا/۱۲
۲۶	۹۵۵	عبد السبحان صاحب	عا/۱۲
۲۵	۹۵	عبد الرحمان صاحب	عا/۱۲
۲۷	۱۲۵	حکیم محمد حسین صاحب	سے
۲۶	۲۴	مسٹر محمد علی خان صاحب	للعہ
۲۶	۱۰۳۲	محمد اشرف صاحب	عا/۱۲
۲۶	۱۹۶	فضل الٰہی صاحب	سے
۲۶	۲۰۴	محمد علی صاحب	عا/۱۲
۲۶	۳۱	بدیع الدین صاحب	عا/
۲۸	۶۲۵	ماسٹر عبد الحق صاحب	عا
۳ مارچ ۱۹۰۶ء	۱۸۴	شیخ رحمت اللہ صاحب	۶/
۳	۱۲۵	عمر الدین صاحب	عا/۸

صداقت کا جھنڈا

اس کارخانہ نے اول ہی اول ہندوستان میں اپنے شائقین کی اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہوا ہے ۔ کہ ہر ایک دوا کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے بعد پسند جس کا دل چاہے قیمتاً طلب کرے۔

سرمہ سلیمانی۔ یہ وہ سرمہ ہے۔ جو استعمال کے اول ہی روز سے اپنا جادو نما دکھلانا شروع کر دیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھوں سے پانی بہنا کمزوری بصارت ۔ دھند ۔ جالا ۔ پھولا ۔ شب کوری وغیرہ وغیرہ اس طرح دفع کرتا ہے ۔ جیسے آفتاب تاریکی کو ۔ اور قیمت صرف ۸ ہے

منجن فندان۔ اب کسی کو امراض داڑھ و دانت تکلیف نہیں دے سکتے کیونکہ اس منجن کے استعمال سے خواہ داڑھ پھولی ہو یا دانت کے مسوڑھے میں درد ہو یا خون آتا ہو ۔ دانت چھتے ہوں ۔ منہ سے بدبو آوے دانت میں کیڑا لگ گیا ہو فوراً آرام ہو جاتا ہے ۔ چند یوم کے استعمال سے پھر مرض نہیں ہوتا دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہیں ۔ قیمت فی ڈبیہ جو عرصہ کو کافی ہے ۔ صرف ۴ر

سونے چاندی کی گولیاں۔ یہ وہ اسم بامسمیٰ ہیں جو صاحبان اپنی قوت کو فاتحہ دے چکے ہیں یا عمر کی ضعیفی نے قویٰ کو کمزور کر دیا ہے ۔ یا کثرت نے اعضاء کو ڈھیلا بنا دیا ہے یا بچپن کی بے اعتدالیوں نے بیکار بنا لیا ہے وہ صاحب ان حبوب کا استعمال کریں پھر دیکھئے کہ آپ کیوں کر اپنی کمزوری کے شاکی ہو یہ حبوب حلق سے اترتے ہی اپنا اثر تمام پٹھوں پر کر دیتی ہیں پس کمزوروں کے لئے آب حیات ہیں قیمت ساٹھ عدد حبوب عہ ۔

المشتہر حکیم سرفراز حسین و محمد حسین مالکان کارخانہ حمید مقام گکھڑ منڈی ضلع گوجرانوالہ

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے ۔ ہر روز با تصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبریں اور تاریں ہر روز چھپتی ہیں اس کے ایڈیٹوریل اشاعت اعلیٰ درجہ کے ہیں اور واقعات نہایت مدلل اور معقول پیرایہ میں ہوتے ہیں ۔ اسی لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا دلی دوست اور خیر خواہ ہے اگر آج تک آپ نے دیکھا نہ ہو تو ایک بار ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ مفت ملتا ہے قیمت سالانہ صرف ۳ ہ (چھ ماہ چار روپیہ) پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے

درخواستوں کا پتہ ۔ مینیجر پیسہ اخبار لاہور

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں ۔ دلچسپ ایڈیٹوریل ۔ ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے دلچسپ اور مقبول خلائق ۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں ۔

مینیجر روزانہ اخبار عام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیکھو میرے دوستو رسالہ شائع ہو گیا

ناظرین! جس رسالہ کی نسبت آپ بدر کے تین گزشتہ پرچوں میں اشتہار پڑھتے رہے ہیں ۔ وہ یکم مارچ ۱۹۰۶ء کو قادیان دارالامان سے شائع ہو گیا ہے ۔ اس رسالہ تشحیذ الاذہان میں جو کہ حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب صاحبزادہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایڈیٹری سے انشاء اللہ تعالیٰ سہ ماہی نکلا کریگا ۔ جس کی قیمت ۱۲ر سالانہ پیشگی ہے ۔

علاوہ مخالفین کے اعتراضات کے جوابوں اور دیگر دینی مضامین کے مکتوبات امام الزمان ۔ مسائل شرعیہ ۔ عربی سیکھنے کے آسان طریقے ۔ اور حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وہ نفلیے وقتاً فوقتاً درج ہوں گے جو گھروں میں کئے جاتے ہیں ۔ یہ رسالہ طالب علموں کی ایک کمیٹی انجمن تشحیذ الاذہان کے ماتحت شائع ہوا کریگا

درخواستیں بنام مینیجر رسالہ تشحیذ الاذہان قادیان ہوں

بلا مبالغہ سچا اشتہار

مندرجہ ذیل ادویات انشاء اللہ بہتوں کو مفید ہونگی کیونکہ فی الحقیقۃ مفید ہیں ۔

۱۔ حبوب مقوی باہ ۔ دل دماغ اور معدہ کو تقویت دیکر خون صالح پیدا کرتی ہیں اور اعصاب کو تقویت دیکر تھکے کو کام کا بنا دیتی ہیں دو ہفتہ کیلئے عہ

۲۔ حلوائی موصلی ۔ خاص ترکیب سے طیار کیا گیا ہے نہایت مقوی اور مغلظ ہے ۔ فی سیر تین روپیہ سے ۔

۳۔ دوائی جریان ۔ جو جریان و ضعف بچپن کی غلط کاریوں سے ہو جاوے اس کے لئے نہایت مفید ہے ۔ چالیس خوراک عہ

(۴) اکسیر آتشک ۔ بدون کسی ضرر کے آرام ہو جاتا ہے عہ ۔ حالات لکھو تا مطابق اس کے ہدایت ہو۔

۵۔ سرمہ عجیب ۔ دھند ۔ جالا ۔ پھولا ۔ لسل ۔ خارش چشم ۔ رمد ۔ آنکھوں سے پانی جاری رہنا ۔ سلاق (پڑبال) کے لئے ازبس مفید ہے ۔ فی تولہ ۔ عہ

۶۔ حبوب جدوار ۔ نزلہ مزمن جو بار بار دورہ کرتا رہتا ہے ۔ اس کے لئے نہایت مفید ہے ۔ چالیس گولی عہ

اطلاع ۔ دیگر امراض کے لئے بھی تشخیص حالات مجرب دوائی یا نسخہ ارسال کیا جاتا ہے ۔ (محصولڈاک بذمہ خریدار)

المشتہر

حکیم محمد دین احمدی ۔ سنڈانوالیہ ۔ بازار کٹھریاں

سیالکوٹ

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یک بار
پورا صفحہ	ماعہ	مصہ	مسہ	معہ	ے
½ صفحہ	مسہ	مسہ	ہسہ	ے	صہ
پورا کالم	یسہ	عسہ	عہ	صہ	ے
½ کالم	مسہ	مسہ	معہ	للعہ	ع
¼ کالم	مسہ	ے	۸	ے	عہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ر لیکن صہ سے کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا جائے گا ۔ ضمیمہ بحساب ۸ر فی صدی اخبار کے ساتھ تقسیم کیا جائے گا ۔ ضمیمہ بھجوانے کے لئے نمونہ ارسال کر کے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ طے کر لینا چاہئیے ۔ ایڈیٹر کو اختیار ہے ۔ کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کر دے ۔ اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہئیے ۔ مستقل اشتہار دینے والوں کو اخبار مفت بھیجا جاوے گا ۔ بشرطیکہ ان کے اشتہار کی اجرت سالانہ ۴ روپیہ سے کم نہ ہو ۔ جن کے اشتہار کی اجرت ۲ روپیہ سالانہ ہوگی ان کو اخبار مفت ۔ لیکن محصولڈاک انہیں دینا پڑے گا ۔

خط و کتابت

ہر ایک خریدار کو جب اخبار روانہ کیا جاتا ہے ۔ تو اس کے پتہ کے چٹ پر نام سے پہلے نمبر خریداری بھی دیا جاتا ہے سب خریداران کی خدمت میں التماس ہے ۔ کہ خط و کتابت کے وقت خط کے اندر اپنے نام کے ساتھ نمبر خریداری ضرور دیا کریں اور اپنا نام اور پتہ خوش خط لکھا کریں ۔ بعض لوگوں کی عادت ہے ۔ کہ خط کا مضمون بہت خوش خط لکھتے ہیں ۔ مگر اپنا نام اور پتہ ایسا شکستہ خط میں جلدی سے لکھ دیتے ہیں ۔ کہ یہاں کسی سے نہیں پڑھا جاتا ۔ اس واسطے ایسے خط بغیر جواب لکھنے کے افسوس کے ساتھ فائل کر دئے جاتے ہیں ۔

عمدہ مضبوط خراس و بیلنہ آہنی مستریان مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ خراس و بیلنہ بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب کریں ۔

تفسیر القرآن مولفہ ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب اسسٹنٹ سرجن قیمتی ہے ۔ علاوہ محصول ڈاک مطبع بدر قادیان سے طلب فرماویں

بدر پریس قادیان میں میاں سراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا ۔